رفع یدین
اذان کے بعد درود پاک پڑھنا
آہستہ آواز میں آمین کہنا
امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا
کے موضوعات پر ایک تحقیقی رسالہ
الجواب
ابن شریف عرفان احمد
عبدالمجید قادری
الحسنین پبلشرز جھنگ سٹی

⚙ ...... اذان کے بعد درود پاک پڑھنا

⚙ ...... رفع یدین نہ کرنا

⚙ ...... امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کا نہ پڑھنا

⚙ ...... آہستہ آواز میں آمین پڑھنا

کے موضوعات پر ایک تحقیقی رسالہ

الجواب

مؤلف

ابن شریف عرفان احمد قادری

الحسنین پبلشرز جھنگ سٹی

نام کتاب	**الجواب**
مؤلف	ابن شریف عرفان احمد قادری
ناشر	الحسنین پبلشرز جھنگ سٹی
زیرِ نگرانی	مہر مبشر عباس عطاری مگھیانہ
اول ایڈیشن	
ہدیہ	
تعداد	1000

ملنے کا پتہ

الحسنین پبلشرز بستی شہنی والی وارڈ نمبر 7, جھنگ سٹی.

فون نمبر: 0471-626952

E.Mail:alhasnain_publisher@hotmail.com

فہرس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆......اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنا:-

مشہور محدث امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بکر نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ''سنن نسائی'' میں باب باندھا ہے۔ ''باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعد الاذان'' اذان کے بعد نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا باب اور اس باب میں اُنہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث پاک نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مایقول وصلوا علی فانه من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ عشرا ،، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ جب تم اذان سنو تو جو مؤذن کہے وہی تم بھی کہو اور مجھ پر درود شریف پڑھو۔ اسلئے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس پر دس (۱۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (نسائی شریف ص ۱/۷۸) (مسلم شریف ص ۱/۱۶۴)

کان بلال یقف علی باب رسول اللہ ﷺ بعد الاذان فیقول السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے پر کھڑے ہو کر عرض کرتے السلام علیک یارسول اللہ۔ (تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک باب ماجاء فی النداء الصلوٰۃ)۔

☆......نماز اطمینان سے پڑھو:۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوااور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے اُنہوں نے نماز پڑھی پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیکم السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیکم السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے تعلیم فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز کو کھڑے ہو تو کامل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو جائے پھر اُٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اُٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اُٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر اسی طرح پوری نماز ادا کرو۔ (بخاری و مسلم شریف)

☆......نماز میں کسی چیز کی کمی کرنا:۔

امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا کہ جس نے نماز میں کمی کی جب سلام پھیرا تو اُسے پکارا اے فلاں تو اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے تم یہ گمان کرتے ہو گئے کہ جو تم کرتے ہو اس میں سے

کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہوگا خدا کی قسم میں پیچھے سے ویسے دیکھتا ہوں جیسا میں سامنے دیکھتا ہوں۔

☆......مرد کس طرح ھاتھ رکھے:۔

صحیح بخاری شریف میں ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ نماز میں مرد سیدھا ہاتھ (داہناں) الٹی کلائی پر رکھے یعنی بائیں کلائی پر رکھے۔ (بخاری شریف)

☆......ھاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا:۔

حضرت سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رایت النبی ﷺ یضع یمینه علی شماله تحت السرة میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناف کے نیچے بائیں ہاتھ پر دائیں ہاتھ کو رکھے ہوئے دیکھا۔ (رواہ ابن ابی شیبہ، عین الھدایہ ص ۱/۳۵۰)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم فرماتے ہیں "من السنة وضع الکف فی الصلاة تحت السرة نماز میں ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنا سُنت ہے۔

☆......تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تك ھاتھ اُٹھانا:۔

ان رسول الله ﷺ کان اذا لبر رفع ید یه حتی یحاذی بهما اذنیه ۔ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے

کانوں تک اُٹھاتے۔(صحیح مسلم شریف ص ۱/ ۱۴۸)

☆......بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا:۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صلیت خلف رسول اللہ ﷺ وابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احد منهم یقر بسم الله الر حمن الر حیم ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرات ابوبکر، عمر، اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی جھراً بِسْمِ اللہ پڑھتے نہیں سنا۔(مسلم شریف ص ۱/ ۱۷۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان النبی ﷺ وابا بکر وعمر کانوا یفتتخون الصلوة بالحمد لله رب العلمیین ۔ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (جھری) نماز کا آغاز اَلْحَمْدُ للہ رب العالمین سے فرمایا کرتے تھے۔ بخاری شریف ص ۱/ ۱۰۳ مصنف عبدالرزاق ص ۱/ ۸۸)

☆......امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَاِذاقُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْ الَهٗ واَنْصِتُو الَعَلّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔(اعراف ۲۰۴) جلیل القدر صحابہ اور تابعین جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ، بن عباس، مجاہد، ابن جبیر، سعید بن، مسیّب اور حسن

بصری رضی اللہ عنہم شامل ہیں نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اس آیت کا شان نزول نماز ہے۔

☆......خود غیر مقلدین کے امام ابن تمیمہ کھتے ھیں

وقول الجمھور ھو اصحیح فان اللہ سبحانہ قال وَاِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوْ لَہٗ وَاَنْصِتُوْ الَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ Oقال احمد بن حنبل اجمع الناس علی انھا النزلت فی الصلوۃ

جمہور کا مسلک ہی صحیح ہے کہ امام کے پیچھے قرآت نہ کی جائے کیونکہ اللہ تعالی کا حکم ہے جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو کان لگا کر سنو اور چپ رہا تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت کا شان نزول نماز ہے۔ (فتاویٰ ابن تمیمہ ۲۹۵_۲۲)

امام نسائی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب نسائی میں باب باندھا ہے تاویل قولہ عزوجلّ وَاِذاقُرِئَ اَلْقُرانُ فَاسْتَمِعُوْ الَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ o اور اس باب میں تین حدیثیں بیان کی ہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ انما جعل الا مام لیئو تم بہ فاذا کبر فکبر و ا واذا قرء فانصتو ا O فرمایا رسول اکرم ﷺ نے امام اسی لیئے مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآت کرے تم چپ رہو۔ انما الا مام لیئو تم بہ فاذا کبر فکبر وا واذا قرء فانصتو ا O حضور علیہ السلام

نے فرمایا جب امام قرآۃ کرے تم خاموش رہو۔

مَـا اَرَی الْاِمَـامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلّا قد کَفَا ○ امام کی قرات مقتدی کو کافی ہے۔ (نسائی شریف ۱/ ۱۰۷)

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اِذَاقَـرَأَلْاِ مَـامُ فَـانْصِتُوْ ○ جب امام قرات کرے تم خاموش رہو۔ (ابن ماجہ ۶۱ مسلم شریف ص ۱/ ۱۷۴) واذا قرء فانصتوا صححه ابـن حـنبـل ○ امام احمد ابن حنبل نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (زرقانی شریف علی الموطا ۱/ ۱۷۸)

وَاِذَا قَرَأَ فَانْصِتُوْا ○ صحیح حدیث ہے مسلم شریف ص ۱/ ۱۷۴ فتاوی ابن تیمیہ ص (۲۲/ ۲۹۵)

حضرت امام بخاری کے استاد الاستاذ حضرت سیدنا عبد الرزاق نے اپنی سند کیساتھ حدیث نقل کی ہے کہ عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی نھیٰ رسول اللـه صلی الله علیه و آلہ وسلم عن القَراۃ خَلْفَ الاِمَـامِ حضور علیه صلوة والتسلیم ○ نے امام کے پیچھے قرات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مصنف عبد الرزاق ۲/ ۱۳۹)

حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں ان رسول الله ﷺ وابابکر وعمر وعثمان کانو ینهون عن القراۃ خلف الامام ○ بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے

قرأت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۲/ ۱۳۹)

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ امامت فرمارہے تھے جب آپ رکوع میں گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک رکوع کرتے ہوئے آملے اور صف میں داخل ہونے سے پہلے ہی آپ نے رکوع کرلیا یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا زادك الله حرصا و لا تعدُ اللہ تیری حرص کو اور زیادہ کرے لیکن پھر ایسے نہ کرنا (یعنی صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کر کے چلتے ہوئے آنا) (بخاری شریف جلد ا ص ۱۰۸)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رکعت حضور علیہ السلام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر ہی پوری ہوگئی کیونکہ اگر امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہوتا تو حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے کہ تمہاری رکعت نہیں ہوئی دوبارہ پڑھو۔ مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے حضرت عبیداللہ بن مقسم نے پوچھا اتقرء خلف الامام فی الظهر و لا عصر شيئا فقال لاO کیا آپ امام کے پیچھے کسی چیز کی قرأت کرتے ہیں تو اُنہوں نے فرمایا۔ نہیں (مصنف عبدالرزاق ص ۲/ ۱۴۱)

سوال:۔ بخاری شریف ص ۱۰۴ میں ہے، لاصلوة لمن لم يقرء بفاتحة

الکتاب ○ اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔

جواب :۔ اسی حدیث کے راوی سفیان بن عینیہ کہتے ہیں لِمَن یُّصَلِّی وَحدَہ کہ اس کیلئے ہے کہ اکیلا نماز پڑھے (ابوداوٗد ص ۱/۱۱۹)

اس حدیث کا تعلق اس آدمی سے ہے جو اکیلا نماز پڑھے (موطام امام مالک ص ۲۹ ترمذی شریف ص ۱/۶۵)

مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا من صلی رکعة لم یقرء فیھا بامّ القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامامِ ○ جس آدمی نے سورۃ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں لیکن امام کے پیچھے (ترمذی شریف ص ۱/۶۶ موطاامام مالک باب ماجافی ام القرآن) اس حدیث جابر کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی نے فرمایا ھذا حَدِیث" حَسن" صحیح" (ترمذی شریف ص ۱/۶۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا من کان له امام فقرأَةُ الِامَامِ لَہٗ قِرَأَة" ○ جو آدمی کسی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے (ابن ماجہ ص ۶۱ مصنف عبدالرزاق ص ۲/۱۳۶ مسند احمد ص ۳/۳۳۹)

من صَلّٰی خَلفَ الِامَامِ فَقِرأَةُ الِامَامِ قِرأَة" لَہٗ اس حدیث کو صحابہ کی ایک عظیم جماعت نے روایت کیا جن میں حضرت جابر بن عبداللہ، ابن عمر، ابوسعید الخذری، ابوہریرہ، ابن عباس اور انس بن مالک شامل ہیں (عینی شرح صحیح بخاری ص ۶/۱۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے اذا صلی احد کم خلف الامام فحسبہ قرائۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرا و کان ابن عمر لا یقرا خلف الامام جب کوئی آدمی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اسکو کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قرأت کرے اور عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ (موطا امام مالک ص ۲۹ کاتب وحی حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لَا قِرَاءَۃَ مَعَ الإِمَامِ فِی شَیئٍ امام کے ساتھ کسی نماز میں کوئی قرأت نہیں (مسلم شریف جلد ا ص ۲۱۵) نیز فرماتے ہیں مَن قَرأَ مَعَ الإِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ جس نے امام کے ساتھ قرأت کی اس کی نماز نہیں (مصنف عبدالرزاق ص ۲/ ۱۳۷)

اسی (۸۰) جلیل القدر صحابہ کرام جن میں سے چند کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے سے سختی سے منع فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان، علی، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھو (عینی شرح صحیح بخاری ص ۶/ ۱۳)

یہ جھوٹ ہے بخاری شریف میں حضور علیہ والسلام کا یہ فرمان ہرگز موجود نہیں ہاں ابوداؤد میں ایک ضعیف حدیث موجود ہے جس کا معنی ہے کہ جب امام

پڑھے تو تم سورۃ فاتحہ پڑھو لیکن یہ حدیث پرلے درجے کی ضعیف ہے کیونکہ اس حدیث کا ایک ہی راوی ہے محمد بن اسحاق اس کے متعلق محدثین نے اپنے تاثرات کا اظہار یوں فرمایا ہے قال انسائی وغیرہ لیس بالقوی، قال الداد قطنی لایتحج بہ قال ابوداؤد قدری معتزلی وقال سلیمان الیتمی کذاب، ھشام بن عروہ یقول کذاب، قَالَ مِالِكٌ" اُنظرُ والٰی دجّالٍ مِنَ الدّجَاجِلَةِ یعنی یہ راوی جھوٹا ہے کذاب ہے دجالوں میں سے ایک دجال ہے ایک راوی ہے مکحول ضَعّفَہٗ جَمَاعَةٌ" اس کو محدثین کی پوری جماعت نے ضعیف کہا ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۴/ ۲۴۲)

ایک راوی ہے ہیثم بن حمید ضَعِیف" قَدرِیّ" قدری بھی ہے اور ضعیف بھی ہے (میزان الاعتدال ص ۴/ ۳۲۱)

ایک راوی ہے محمد بن سلمۃ یہ ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۳/ ۵۶۸)

غیر مقلد کے امام بن تیمیہ نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا فالنزاع من الطرفین لکن الذین ینھون عن القرائۃ مع الامام ھم جمھور السلف والخلف ومعھم الکتاب والسنۃ الصحیحۃ والذین اوجبوھا علی الماموم فحد یثھم قد ضعفہ الائمہٗ اس مسئلہ میں نزاع تو طرفین سے ہے لیکن وہ لوگ جو امام کے پیچھے قرأت سے منع کرتے ہیں وہ جمہور سلف اور خلف ہیں ان کی تائید کتاب اللہ اور صحیح حدیث کرتی ہے اور جو لوگ مقتدی پر قرات لازم

کرتے ہیں تو ان کی حدیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ ص۲۲/۳۴۰)

☆...... آمین آہستہ کہنا:۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّالین پر پہنچے قَالَ آمِین وَاَخفٰی بِهَا صَوتَهُ تو آپ نے آہستہ آمین کی (ترمذی شریف ص ۵۶ ابوداؤد ص بیقی ص ۴/۵۷)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد تھوڑی دیر تک سکتہ فرماتے اور غیر المغضوب علیھم و لا الضالین کہنے کے بعد فرماتے تھے اور یہ سکتہ آمین آہستہ کہنے کیلئے ہی ہوسکتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ یہ سکتہ دم لینے کیلئے تھا تو اس سے لازم آئیگا کہ مقتدیوں کی آمین امام کی آمین سے پہلے ہو کیونکہ مقتدیوں کو حکم ہے ادھر امام و لا الضالین کہے تم فوراً آمین کہو

ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں فَقَالَ امِینَ وَخَفَضَ بِهَا صَوتَهُ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی۔ بہارِ شریعت (حصہ سوئم جلد اول)

☆...... رکوع اور سجدہ کے وقت رفع یدین نہ کرنا:۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اَلَا اُصَلِّی بِکُم صلوۃ رَسُولِ اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَم یَرفَع یَدَیهِ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی نماز نہ پڑھاؤں بس آپ نے نماز پڑھائی اور صرف

ایک بار ہاتھ اُٹھائے (نسائی شریف ص ۱/۱۳، ترمذی شریف ص ۱/۵۷، ابوداوٗد شریف ص ۱/۱۰۹)

حضرت سیدنا براء فرماتے ہیں اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کَانَ اِذا افتَتَحَ الصَّلٰوۃ رَفَعَ یَدَ یہِ اِلٰی قَرِیبٍ مِن اُذُنَیہِ ثُمَّ لَا یَعُودُ جب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز شروع فرماتے اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب کرتے پھر کسی جگہ رفع یدین نہ کرتے (ابوداوٗد شریف ص ۱/۱۰۹)

حضرت سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا وجہ ہے کہ تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں جیسا کہ گھوڑے اپنی دُمیں بار بار ہلاتے ہیں نماز میں سکون کرو۔ (مسلم شریف ص ۱/۱۸۱)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں صَلَّیتُ خَلفَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَاَبی بَکرٍ وَعُمَرَ فَلَم یَرفعوا اَیدِ یَھُم اِلَّا عِندَ اِفتِتَاحِ الصَّلٰوۃ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی اُنہوں نے سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہیں کیا (بیہقی شریف ص ۱۲۳، مجمع الزوائد ص ۱/۱۲۸)

ان اُمور کے متعلق بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں برکت کیلئے چند حدیثیں ذکر کیں یہاں پر یہ مقصود نہیں کہ افعال نماز احادیث سے ثابت کئے جائیں۔ نہ ہی اس کے اہل ہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت کہ ائمہ کرام نے یہ مرحلے

طے فرمادئے ہیں۔ ہمیں تو ان کے ارشادات ہی کافی ہیں وہ وہی فرماتے ہیں۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے ماخوذ ہے۔ اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ ہمیں ائمہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ابن شریف عرفان احمد قادری

٢٨۔١١۔٢٠٠٣

٢٢ رمضان المبارک ١٤٢٤ھ

صدیقی پبلشرز کی مایہ ناز کتب منظر عام پر آچکی ہیں

1	ایمان کی حفاظت	علامہ مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
2	اللہ کی عطائیں	علامہ مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
3	ردغیر مقلدین	علامہ مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
4	رسائل ضیائیہ	علامہ مفتی محمد ابوبکر صدیق العطاری مدظلہ العالی
5	شادی خانہ آبادی	علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
6	نعلین عرش پر	علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
7	مردوں کی زندوں سے ملاقاتیں	علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
8	عید میلاد النبی ﷺ اور علماء امت	علامہ ناصر الدین ناصر عطاری مدظلہ العالی
9	نزول عیسی علیہ السلام کے مشاغل	علامہ مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی مدظلہ العالی
10	ناصر الاصول فی حدیث الرسول	علامہ ناصر الدین ناصر مدظلہ العالی
11	حیاتِ حافظ ملت علیہ الرحمۃ	ہمشیرہ صدیق احمد عطاری مدظلہ العالی

E:mail. siddiquepublishers@hotmail.com

Phone # 03036201396